ڈاکٹر سبطین لکھنوی

نظریہ ولایت فقیہ، ایرانی شیعہ

علماء اور ایرانی شیعہ دانشوروں کی نظر میں (۲)

ایران کا دانشور، اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ خود اپنے ہی وطن میں آج ایک دوراہے پر کھڑا ہے۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا کہ خمینی ازم کے "فلسفہ فقیہ" کے ساتھ اصولی مناسبت کے بغیر اس کا ساتھ کسی عملی مناسبت کے سوال کو کیسے حل کیا جاسکتا ہے؟ کم سے کم وہ کون سی شرائط مناسب رہیں گی جن کے تحت خمینی ازم کی جابر اور پاپائیت کے ساتھ سمجھوتے کی کوئی نوعیت تلاش کی جاسکے۔ کیونکہ "ولایت فقیہ" پر مبنی ایران کا موجودہ دستور۔ سنگین اور گھمبیر اغلاط کی ایک ایسی دستاویز ہے۔ جس نے پورے ملک کو شیعہ پاپائیت کے آہنی زنجیروں میں قید کر رکھا ہے۔

ڈاکٹر عزت اللہ صحابی اسلامیات کے ایک معروف ایرانی عالم ہیں۔ موصوف خمینی صاحب کی مقرر کردہ اس کمیٹی کے ایک رکن بھی رہ چکے تھے۔ جو مجلس ایرانی آئین و دستور کا مسودہ تیار کرنے کے لئے منتخب کی گئی تھی۔ انہوں نے تہران کے صحافیوں کو اپنے ایک "انٹرویو" میں بتایا کہ

ولایت فقیہ پر مبنی دستوری دفعہ اسلام کیلئے ایک زبردست خطرہ ہے۔

ایرانی دستور کی دفعہ نمبر ۵ اسلام کے لئے ایک زبردست خطرہ ہے۔ انہوں نے اس دفعہ کی خرابیوں کی نشان دہی کرتے ہوئے بتایا کہ "حکومت اگر غلطی کرے گی تو اس کو بولا جاسکتا ہے۔ لیکن "ولایت فقیہ" سے اگر غلطی سرزد ہوئی تو عوام کا علماء اور "اسلام" دونوں پر سے اعتبار اٹھ جائے گا۔

جناب ڈاکٹر عزت اللہ صحابی نے انکشاف کیا کہ آیت اللہ طلیعانی مرحوم جو انقلابی کونسل کے صدر تھے وہ بھی اس دفعہ کو آئین میں شامل کرنے کے سخت خلاف تھے۔ اسی بنا پر انہوں نے گزشتہ چار ماہ سے اسلامی انقلابی کونسل کا احتجاجاً مقاطعہ کر رکھا تھا۔ (۸)

جناب مہدی بازرگان نے ایرانی دستور کی دفعہ نمبر ۵ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا۔

جناب خمینی پر تین دفعہ درود شریف

مولویوں نے (ایران کے اندر) شخصیت پرستی کی جو وبا پھیلا رکھی ہے اسکی مذمت کرتے ہوئے مہدی بازرگان نے کہا کہ "کیا اندھیر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فقط ایک صلواۃ (صلواۃ بر محمد و آل محمد) اور خمینی صاحب کو تین صلواتیں ملیں۔ جناب سبط حسن ایران کے دستور کی دفعہ نمبر ۵ پر تبصرہ کرتے ہوئے رقمطراز

ہیں کہ اس دستور کے اندر خمینی صاحب ہی سب کچھ ہیں اور مقصد کچھ بھی نہیں۔ سید صاحب کے الفاظ ملاحظہ ہوں۔

ایران کا دستور فرانس کے دستور کو مشرف بہ اسلام کرنے کی ایک کوشش ہے۔

ایران کے آئین کے اس مسودے کا موازنہ جو صدارتی اور پارلیمانی طرز حکومت کا ملغوبہ ہے فرانس کے آئین سے کیجئے تو صاف معلوم ہوگا کہ فرانسیسی آئین کو مشرف بہ اسلام کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ البتہ اس کوشش میں فرانسیسی آئین کی خوبیوں پر تو سیاہی پھیر دی گئی ہے۔ مگر اس میں جو خامیاں ہیں ان کو برقرار رکھا گیا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ خمینی صاحب نے اپنی ذات کو پیش نظر رکھ کر یہ مسودہ تیار کر لیا ہے۔ اس میں صدر ریاست کو بعینہ وہی اختیارات حاصل ہیں جو شاہ (رضا شاہ پہلوی) کو پرانے آئین میں حاصل تھے۔ بلکہ ہم کو یقین ہے کہ اگر شاہ کو اس مسودہ آئین کے تحت صدر جمہوریہ کی پیش کش کی جائے تو وہ خوشی سے قبول کر لیگا۔ (۱۰)

دستور کی دفعہ نمبر ۵ کے نافذ ہوتے ہی جدید تعلیم یافتہ طبقے کو یہ احساس ہو گیا تھا کہ آئین کی یہ دفعہ لامحدود قسم کی صورتیں اختیار کر سکتی ہے۔ اس دفعہ کے تحت مہدی آخرالزماں کے اختیارات کو "ولایت فقیہ" کے حقیقی یا خیالی فوائد پر قربان کر دیا جائیگا۔ چنانچہ ملاحظہ ہو۔

جناب خمینی کی شخصیت کے تین پہلو آیت اللہ۔ امام۔ اور اولی الامر

اس دفعہ کی رو سے ریاست کے سربراہ کو شاہ (سابق شاہ ایران) سے بھی زیادہ اختیارات حاصل ہوں گے۔ کیونکہ شاہ نے کبھی روحانی پیشوا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ جبکہ نئے آئین کے تحت "ریاست" کا سربراہ دنیاوی اور روحانی دونوں امور کا پیشوا ہوگا۔ حضرت علیؓ کے بعد یہ اعلیٰ مقام خمینی صاحب ہی کو نصیب ہوگا۔ وہ پہلے آیت اللہ سے "امام" ہے۔ پھر کردوں سے جن کو وہ طاغوتی کہتے ہیں۔ جہاد کے دوران میں "اولی الامر" ہے اور اب خلافت کی مسند پر بیٹھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (۱۱)

روسی زبان کی ضرب المثل بڑی مشہور ہے کہ انسانی مفادات پر اگر ریاضی کے مسلمہ اور بدیہی اصول بھی اپنا کوئی ضرر رساں اثر ڈالتے تو حضرت انسان کی طرف سے ان اصولوں کی قطعی تردید کی کوئی یقینی کوشش ضرور کی جاتی۔ جناب خمینی کے نظریہ ولایت فقیہ نے شیعہ حضرات کے صدیوں پرانے مامور من اللہ امامت کے ساتھ روا رکھا۔ چنانچہ ایران کے شیعہ معاشرے میں ایک ذہنی کشمکش کی صورت پیدا ہو گئی۔ شیعہ مذہب کی پوری تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ اثنا عشری مامور من اللہ اصولِ امامت کا ٹکراؤ جناب خمینی کے فلسفہ ولایت فقیہ سے دو بدو ہوا جناب سبط حسن اس ٹکراؤ کی قلمی تصویر ان الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

آیت اللہ شریعت مداری کے مقلدین کے علاوہ خوزستان کے بیس لاکھ عربوں نے بھی ایرانی الیکشن کا بائیکاٹ کیا۔

آئین کا مسودہ شائع ہوا تو ملک کے جمہوریت پسندوں نے اس غیر جمہوری دستاویز پر کڑی نقطہ چینی کی۔

چنانچہ تیئس جون کو (جبہ ملی ڈیمو کراتیک) کے زیر اہتمام تہران میں ایک بہت بڑا جلسہ ہوا۔ جس میں ہزاروں مردوں اور عورتوں نے شرکت کی۔ اس میں جبہ ملی ڈیمو کراتیک کے بانی اور ڈاکٹر مصدق کے نواسے (واضح رہے کہ ڈاکٹر مصدق وہ پہلے انقلابی وزیر اعظم تھے کہ جنہوں نے اپنے دور حکومت میں غالباً ۵۲-۵۱ء میں شاہ ایران کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا تھا۔ شاہ ایران چار روز جلاوطن رہے۔ باوثوق اطلاعات کے مطابق امریکہ کی سی۔ آئی۔ اے حرکت میں آ گئی۔ اس نے ایران کے مجتہد آیت اللہ بروجردی سے معاملہ طے کر لیا۔ آقائے بروجردی نے شاہ ایران کی حمایت میں فتویٰ لکھ کر امریکن سی آئی اے کے حوالے کر دیا۔ غالباً فتویٰ کے اندر یہ الفاظ بھی درج تھے کہ شاہ ایران کے ساتھ بغاوت خود شیعہ مذہب کے ساتھ صریحاً بغاوت ہے۔ یہی فتویٰ شاہ ایران کو وطن واپس لے آیا۔

ڈاکٹر مصدق کے اقتدار کا برج زمین بوس ہو گیا۔ ان کی کابینہ کے وزیر خارجہ ڈاکٹر حسین فاطمی کو برسر عام گولیوں کی باڑھ مار دی گئی۔ خمینی صاحب انہی آقائے بروجردی کے مدرسے میں استاد تھے۔ (مرتب سبطین)

ڈاکٹر مصدق کے نواسے ہدایت اللہ متین دفتری نے بارایسوسی ایشن کے مطالبات کی تائید کی اور کہا کہ کسی غیر نمائندہ گروہ کو آئین سازی کا حق نہیں پہنچتا۔ لہذا مجلس آئین سازی کا انتخاب کیا جائے۔ اور آئین سازی کے فرائض اس کے سپرد کئے جائیں۔ ایسا ہی ایک مظاہرہ فوائین خلق کی جانب سے ۲۹ جون کو ہوا۔ لیکن خمینی صاحب اور ان کے رفقاء پر ان مظاہروں کا کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ حکومت کی طرف سے یہ اعلان کیا گیا کہ آئین کے مسودے کو آخری شکل دینے کے لئے مجلس خبرگان کے ۷۳ ارکان کا انتخاب ۳ اگست کو ہوگا۔ اس اعلان کی بھی تمام جمہوری تنظیموں نے مخالفت کی۔

جبہ ملی ڈیمو کریٹک نے ۲۶ جولائی کو ایک بیان میں خمینی صاحب پر بدعہدی کا الزام لگایا۔ اور انتخابات میں شرکت سے انکار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ "حکومت کی جانب سے بنیادی انسانی حقوق کی جو بے حرمتی ہو رہی ہے۔ ہمارا بائیکاٹ کا فیصلہ۔ اس بے حرمتی کے خلاف اصولی احتجاج ہے۔

آقائے شریعت مداری کا الیکشن بائیکاٹ

آقائے شریعت مداری نے بھی آئین کے مسودے اور مجلس خبرگان پر کڑی نکتہ چینی کی اور کہا کہ میں اس انتخاب میں شریک نہیں ہوں گا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آذر بائیجان اور خراسان کے صوبوں میں جہاں کے (شیعہ) باشندے شریعت مداری کے مقلد ہیں لاکھوں آدمیوں نے الیکشن میں حصہ نہیں لیا۔

ڈاکٹر کریم سنجانی کی جبہ ملی اور مجاہدین خلق نے بھی الیکشن کا بائیکاٹ کر دیا۔ مسٹر حسن نذیر نے جو مشہور بیرسٹر اور نیشنل آئل کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر ہیں۔ اور محمد متقی مولوی مرکزی بینک کے گورنر نے اپنے نام واپس لے لئے۔ مسٹر نذیر نے اپنے بیان میں کہا کہ "انتخابات جس انداز سے کئے جا رہے ہیں۔ وہ انقلاب کے وقار کی توہین ہے۔

خزستان کے بیس لاکھ عربوں نے ایرانی الیکشن کا بائیکاٹ کیا۔

خزستان کے بیس لاکھ عربوں نے جو چار پانچ ماہ سے خمینی کے تشدد کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ احتجاجاً انتخابات

میں شرکت سے انکار کر دیا۔ جمہوری عناصر نے اس ملک گیر بائیکاٹ کے باوجود الیکشن میں بڑے پیمانے پر دھاندلیاں ہوئیں۔ اور عقید تمند ایرانیوں کو پتہ چل گیا کہ اسلامی نظام کے علمبردار کتنے دیانت دار ہیں۔ (خمینی) حزب اللہ کے مسلح جتھوں نے بیلٹ بکس اپنے امیدواروں کی پرچیوں سے بھر دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ۷۳ میں سے ۵۵ نشستیں ملاؤں کو مل گئیں۔ ان میں سے بیشتر اتنے بوڑھے ہیں کہ دوسروں کے سہارے چھڑی ٹیک کر چلتے ہیں۔ اور آئین سازی کے اصولوں سے بالکل ناواقف ہیں۔ خمینی صاحب نے ۱۹ اگست کو مجلس کے افتتاح کے موقع پر جو پیغام بھیجا اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ آئین میں ترمیمات کی نوعیت کیا ہو گی؟ انہوں نے ارکان مجلس کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ نئے آئین کو سو فیصد اسلامی ہونا چاہیئے (یعنی شیعہ اثنا عشری ہونا چاہیئے المولف) مسودے میں اس لحاظ سے ضروری ترمیمیں کرتے وقت آپ حضرات ہرگز یہ پرواہ نہ کریں کہ اخبارات کیا کہتے ہیں۔ اور مغرب زدہ ارباب قلم کیا لکھتے ہیں۔ (۱۲)

الیکشن میں کھلی کھلی دھاندلی اور دوسروں کے سہارے پر چھڑی سے ٹیک لگا کر چلنے والے شیعہ مولویوں کے انگوٹھے لگوا کر ایران کے آئین میں ترمیم پرستی کے ذریعہ شیعہ مذہب کی مامور من اللہ امامت کے پہلے والے اصول کو جناب خمینی نے اپنے خود ساختہ نظریہ ولایت فقیہ کے ذریعہ شکست دے دی۔ اب مامور من اللہ امامت کی شیعہ بدیہی حقیقت ولایت فقیہ کی بارگاہ سے منظوری لئے بغیر کوئی آزاد جدوجہد نہیں کر سکتی بلکہ ترمیم پرستی کے ذریعہ مہدی آخرالزماں کی نیابت پر فائز ہو کر "ولایت فقیہ" مامور من اللہ امامت کے نظریے کے ساتھ کھلے اور عام میدان میں ایک نظریاتی جنگ لڑی جا رہی ہے۔ سید سبط حسن آگے چل کر انکشاف کرتے ہیں کہ:

ولایت فقیہ کے پردے میں خمینی نائب امام مہدی آخرالزماں

اسلام کی آڑ لے کر (شیعہ) مولویوں کی آمریت کو مستحکم کرنے کے ایسے عجیب و غریب طریقے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ جن کی مثال مسلمانوں کی چودہ سو سالہ تاریخ میں نہیں ملتی۔ اور نہ جعفری یا حنفی فقہ ان کی تصدیق کرتی ہے۔ مثلاً (ایرانی) آئین کی دفعہ ۵ میں ایک ترمیم کی گئی ہے۔ جس کی رو سے "امام آخرالزماں" کے غیاب میں ایران کی اسلامی جمہوریہ کی سربراہی اور قیادت "ولایت فقیہ" کے سپرد ہو گی۔ جو عادل۔ دین دار اور مومن ہو گی۔ اور ملک کی اکثریت کے لئے قابل قبول ہو گی۔

ظاہر ہے یہ صفات فقط آیت اللہ روح اللہ خمینی میں موجود ہیں۔

مزید برآں "اگر کسی فرد واحد کو اکثریت کا اعتماد حاصل نہ ہو۔ تو ایک مجلس فقہاء تشکیل دی جائے گی۔ مجلس فقہا کی تشکیل کا طریقہ قانون کے ذریعہ متعین ہو گا۔" (۱۳)

حوالہ جات

نمبر ۱۔ کتاب الحکومۃ الاسلامیہ از آیۃ اللہ خمینی نمبر ۵۲

نمبر ۲۔ کتاب ایضاً صفحہ ۵۳ تا ۵۴

نمبر ۳۔ کتاب الحکومت الاسلامیہ از خمینی صفحہ ۷۵ نمبر ۴ کتاب الحکومۃ الاسلامیہ از خمینی صفحہ ۴۹

بقیہ ص ۲۱ پر